حضور روزانہ کتنے بچوں کے نام تجویز کرتے ہیں کتنے نکاح اور جنازے پڑھاتے ہیں جماعت کے بیسیوں اخبارات ورسائل کا اور احباب کے مضامین اور تحقیق کا مطالعہ فرماتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے کے اکثر پروگرام نشر ہونے سے پہلے دیکھ کے ہدایات دیتے ہیں۔ اپنے دَوروں کی رپورٹس اور ڈائری ملاحظہ فرماتے ہیں عام اخبارات اور کتب کا مطالعہ کر کے تازہ ترین عالمی حالات سے واقف ہوتے ہیں جو جماعت ہی کے کام آتا ہے۔

خلافت اور جماعت کا رشتہ عجیب رشتہ ہے۔ یہ حبل اللہ ہے خدا تک پہنچانے کا رستہ ہے احمدیوں کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والی ہے خلافت بے سہاروں کا سہارا ہے غمزدوں کے لیے تسکین جاں ہے۔

تنزانیہ کے ایک دور دراز علاقے میں جہاں سڑکیں اتنی خراب ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچنے میں چھ سات سو کلومیٹر کا سفر بعض دفعہ آٹھ دس دن میں طے ہوتا ہے۔حضور اس علاقہ میں گئے تو وہاں لوگ اردگرد سے بھی ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان میں جوش قابل دید تھا۔ بہت جگہوں پر ایم۔ٹی۔اے کی سہولت بھی نہیں ہے۔مصافحے کے لئے لوگ لائن میں تھے ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی جذبات سے مغلوب ہو کر رونا شروع کر دیا ایک صاحب پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے، ضد کر کے 40-50 میل کا فاصلہ طے کر کے حضور سے ملنے کے لئے آئے۔

یوگنڈا میں جب حضور ایئر پورٹ سے گاڑی پر باہر نکلے تو ایک عورت اپنے دو اڑھائی سال کے بچے کو اٹھائے ہوئے ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی بچہ حضور کو دیکھ لے تھوڑی دیر بعد اس کا منہ پھیرتی تھی کہ اس طرف دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رَش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پروا نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر حضور پر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا۔ ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔حضور نے یہ واقعہ بیان کر کے فرمایا

جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبّت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

ہم اپنے امام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آج بھی وہ مائیں موجود ہیں آج بھی وہ باپ موجود ہیں جن کی ہر سانس خلافت احمدیہ کے ساتھ چلتی ہے ان کی ہر خوشی اس میں ہے کہ خلیفہ وقت ان سے خوش ہو وہ اس کے ساتھ آنسو بہاتے ہیں اور اس کے ساتھ مسکراتے ہیں۔ ان کا خلیفہ ان کے لئے بے قرار ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے تڑپتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ کا اعجاز ہے یہ مسیح موعودؑ کی برکت ہے۔ ساری دنیا اپنی ساری دولتیں بھی جمع کر لے تو ایسی محبّت پیدا نہیں کر سکتی خدا کا شکر ادا کریں کہ 1400 سال بعد خلافت احمدیہ جیسی نعمت ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اس سے جڑے رہیں اپنی اولادوں کو اس کے ساتھ جوڑ دیں کہ آج دنیا میں ایسی سچّی محبّت کہیں اور نہیں مل سکتی۔

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
اندھیرا دل کا اس سے مٹ گیا ہے
یہی ظلمات میں شمعِ ھُدیٰ ہے

اربوں کی دنیا میں ایک خدا کا خلیفہ ہے جس کی دعائیں کثرت سے عرش پر سنی جاتی ہیں جس کو دعا کا خط لکھ کر مصیبت زدہ انسان چین کی نیند سو جاتا ہے مگر وہ درد کا مارا ساری رات اس کے لیے بے چین رہتا ہے۔ جس کے مشورے آسمان سے تائید یافتہ ہوتے ہیں۔ جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور مستقبل کے خدشات کو پہلے سے بھانپ کر راہ سداد دکھا دیتا ہے جس کے دل میں اپنی جماعت کے لیے خصوصاً اور انسانیت کے لیے عموماً ایک درد ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجزن ہے جس کے مددگاروں کو خدا کامیاب کرتا ہے اور جس کی آواز پر لبیک کہنے والے بے پایاں اجر کے مستحق ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محبوبِ جہاں

نورِ ایمان سے دنیا میں سویرا کر دے
دورِ مسرورؔ میں یا ربّ یہ کرشمہ کر دے

وہ جسے تو نے چُنا دیں کی امامت کے لئے
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کر دے

جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ
اس کی عظمت کو نشانوں سے ہویدا کر دے

جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کر دے

جس کے سینہ میں ہو نورِ سماوی کا نزول
اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کر دے

تُو چُنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے پیارے کو ہر اک آنکھ کا تارا کر دے

تو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم
ساری دنیا پہ تو ظاہر یہ نظارہ کر دے

روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کر دے

تیرا انعام ہے یا ربّ یہ خلافت کی قبا
تُو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کر دے

انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ہویدا کر دے

(مکرم عطاء المجیب راشدؔ صاحب)